OPEN ACCESS
Al-Tansheet
﴾Journal of Islamic Studies﴿
ISSN (print): 2959-4367
ISSN (online): 2959-1473
www.altansheet.com

Al-Tansheet
Vol.:2, Issue: 1, July -Dec 2023 PP: 29-42

ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ کے تصور، دائرہ کار اور عملی طریقہ کار کا اسلامی بینکوں کے تناظر میں تحقیقی جائزہ

Research Study of External Sharia Audit, its Concepts, Scope and Practice in Islamic Banking Industry

Published: 20-12-2023
Accepted: 10-12-2023
Received: 25-11-2023

Dr. Muhammad Mushtaq Ahmed
Chairman, Department of Islamic & Arabic Studies, University of Swat
Email: dr.mmushtaqahmed@gmail.com

Dr. Javed Khan
Assistant Professor, Department of Islamic & Arabic Studies, University of Swat
Email: javed48442@gmail.com

Dr. Zia ud Din
Lecturer, Department of Islamic & Arabic Studies, University of Swat
Email: ziaud_din@hotmail.com

Abstract

Sharia compliance is one of the most important and distinctive feature of Islamic financial system. without commitment to sharia compliance, the Islamic financial institution might not only face financial loss by giving the earning of sharia non-complaint transaction in charity, but it might also adversely affect the credibility of the institution in the society which will ultimately damage the performance and profitably of the institution. To enhance sharia compliance environment in the financial institution and cover the sharia non-compliance risk, several steps has been taken by different standard issuing bodies for islamic financial institution's along with the support of central banks of several countries. External sharia audit in also considered one of the important steps to improve the sharia compliance environment of the Islamic Financial Institution. In this paper, the Audit its history and different types of audit is discussed. The efforts made by different standard issuing bodies for islamic financial institution's and central banks of various countries towards External sharia audit and relevant guidelines and instruction issued by them is also reviewed. It is observed that external sharia audit firms should focus on sharia trainings to improve sharia related expertise of its Auditors. Further the central banks may also advise minimum eligibility criteria for sharia auditors and may categorize Audit Firms on the basis of available resources and expertise in the field of sharia audit.

Keywords: *Islamic Bank, External Sharia Audit, Sharia Audit.*

تعارف:

اسلامی بینکاری کے ارتقاء کے ساتھ ساتھ اس کے مختلف جہات پر تحقیقی کام میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ان امور میں شریعہ کمپلائنس یعنی شرعی اصولوں اور ہدایات سے مطابقت بھی شامل ہے جس کو محققین حضرات نے موضوع تحقیق بنایا۔

چونکہ شریعہ سے مطابقت اسلامی بینکوں کے لئے ایک لازمی امتیازی جزو کی حیثیت رکھتا ہے کیونکہ یہ ادارے مالیاتی معاملات میں شریعہ کے اصولوں سے مطابقت کی ضرورت کی بنیاد پر قائم کئے گئے ہیں۔ اسی طرح ان اصولوں اور ہدایات سے عدم مطابقت کی صورت میں ان اداروں کو مالی نقصان کے خطرے کا سامنا کرنا پڑتا ہے جو شریعہ کی نگرانی کرنے والے بورڈ کی جانب سے کسی کاروباری معاملے کے منافع کو صدقے میں دینے کی صورت میں ہوسکتا ہے اسی طرح شرعی اصولوں سے عودم مطابقت معاشرے میں بھی ادارے کی شہرت کو نقصان پہنچاتا ہے جو نتیجتا ادارے کو مالی نقصان پہنچا سکتا ہے۔ نیز ان شرعی اصولوں سے عدم مطابقت مرکزی بینک کی جانب سے مختلف جرمانوں کی صورت میں بھی اسلامی مالیاتی ادارے کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔

شرعی اصولوں سے مطابقت کے حصول کے لئے کئے ممالک میں مختلف اقدامات پر مشتمل نظام کو شریعہ گورننس فریم ورک کے نام سے متعارف کروایا گیا ہے ان ممالک کے مرکزی بینکوں نے اپنے زیر نگرانی کام کرنے والے اسلامی مالیاتی اداروں کے لئے اس فریم ورک کا اجراء کیا ہے۔

یہ فریم ورک ایک ایسا دستاویز ہے جو شرعی اصولوں سے مطابقت کے لئے ان اداروں کو جامع اقدامات کی ہدایت دیتا ہے۔ ان اقدامات میں سے ایک ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ بھی ہے۔

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے کہ کسی اسلامی مالیاتی ادارے کی جانب سے کسی غیر جانبدار ادارے یا فرد کو ادارے کی جانب سے اٹھائے گئے اقدامات کی شریعہ سے مطابقت اور عدم مطابقت کی جانچ پڑتال کے لئے مقرر کرنا ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ کہلاتا ہے۔ تاہم شریعہ آڈٹ کے حوالے سے تفصیلی گفتگو سے پہلے آڈٹ کے حوالے سے بنیادی امور کا جاننا ضروری ہے۔

آڈٹ کے لغوی معنی:

لفظ آڈٹ لاطینی زبان کے لفظ "Audire" سے نکلا ہے جس کے معنی "سننے" کے ہیں۔

کاروباری حسابات کے جانچ کے لئے اس لفظ کے استعمال کی وجہ بعض لوگوں کے مطابق یہ ہے کہ اس زمانے میں اگر کسی کو اپنے کاروباری معاملات میں اونچ نیچ کا احساس ہوتا تو وہ معاملے کے تہہ تک پہنچنے کے لئے کسی ماہر آدمی کا انتخاب کرتا جو کاروبار کے ساتھ براہ راست منسلک ملازمین سے مل کر مذکورہ معاملے میں مختلف لوگوں کی رائے سن لیتا جس سے ان لوگوں کے لئے اڈیٹرز کا لفظ زبان زد عام ہوگیا۔[1]

آڈٹ کے اصطلاحی معنی:

اصطلاحی طور پر کسی بھی ادارے کے تمام معاملات کے حوالے سے جانچ پڑتال آڈٹ کہلاتا ہے۔ جبکہ مالیاتی اداروں کے اصطلاح میں اس ادارے کے تمام کھاتوں (accounts) اور ریکارڈ کی جانچ پڑتال کرنے کے بعد ایک غیر جانبدار اور شفاف رپورٹ کا اجراء بالترتیب "آڈٹ" اور آڈٹ رپورٹ کے نام سے موسوم کئے جاتے ہیں۔[2]

آڈیٹر کی تعریف

آڈیٹر کا کام کسی مالیاتی ادارے کا آڈٹ کرنا ہوتا ہے۔ جبکہ ایک ایسا منظّم عمل (Systematic process) جو مختلف ثبوتوں کی روشنی میں مکمل آزادی سے اس بات کو متعین کرنے کے لیے کیا جائے کہ آیا مالیاتی ادارہ اپنے معاملات کو درست طریقے سے چلا رہا ہے یا نہیں؟ اور جو مالیاتی دستاویزات اس نے فراہم کیے ہیں وہ کس حد تک درست ہیں؟ یا ان میں کوئی کمی تو نہیں ہے؟[3]

ISA 200 (International Standards on Auditing) جو IFAC کی جانب سے جاری کئے گئے ہیں کے مطابق آڈیٹر وہ ہے جو آڈٹ کی ذمہ داری نبھائے۔[4]

Auditors کے اقسام

ذمہ داری (Function) کے اعتبار سے آڈیٹر کے دو اقسام بیان کی جاتی ہیں۔[5]

اندرونی آڈیٹر (انٹرنل آڈیٹر): Internal Auditor

انٹرنل آڈیٹر ان افراد کو کہا جاتا ہے جو آڈٹ کی ذمہ داری نبھاتے ہیں لیکن وہ اداروں کے ملازمین ہوتے ہیں جن کو آڈٹ کرنے کی ذمہ داری سونپی جاتی ہے وہ وقتاً فوقتاً ادارے کے مختلف شعبوں کے معاملات کو دیکھتے رہتے ہیں اور قواعد وضوابط کی خلاف ورزی اور مقررہ قوانین سے روگردانی کی صورت میں اپنے آڈٹ رپورٹ میں ان امور کی نشاندہی کرتے رہتے ہیں، ان کا کام کمپنی کے مختلف شعبہ جات کو موثر کرنے لئے سفارشات دینا بھی ہوتا ہے۔ تاہم ان کی رپورٹ شائع نہیں ہوتی بلکہ ادارے کے اندرونی نظام کے تحت ان کے جانب سے اٹھائے گئے نکات کے حوالے سے اقدامات اٹھائے جاتے ہیں اور ان کی تصحیح کی کوشش کی جاتی ہے۔ نیز ان کا کردار چونکہ ادارے کے اندر رہ کر آڈٹ کا کام کرنا ہوتا ہے اس لئے ان کی رپورٹ انتظامیہ ہی دیکھتی ہے یا کسی حد تک حصص یافتگان کے نمائندوں کے سامنے جاتی ہے۔ (بورڈ کی آڈٹ کمیٹی کے سامنے رپورٹ پیش کی جاتی ہے) تاہم وہ طبع نہیں ہوتی کہ اس سے سرمایہ کاری کرنے والے افراد اور قرض دینے والے اداروں کو اس حوالے سے کوئی قدم اٹھانے میں مدد حاصل ہو۔[6]

بیرونی آڈیٹر (ایکسٹرنل آڈیٹر):

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے یہ آزاد اور غیر جانبدار بیرونی آڈیٹرز ہوتے ہیں جن کی خدمات ضرورت کی بناء پر مختلف ادارے حاصل کرتے رہتے ہیں۔ تاکہ ادارے کی کارکردگی کے حوالے ایک غیر جانبدار اور آزاد رپورٹ حاصل کر سکیں اور ہر ایک کے لئے قابل قبول ہو۔ گویا کہ بیرونی آڈٹ ایک انتہائی اہم ذمہ داری ہے کیونکہ اس کی رپورٹ ادارے کی ساکھ پر اثر انداز ہوتی ہے۔ نیز اسی رپورٹ کی بنیاد پر کسی ادارے میں سرمایہ کاری کرنے یا نا کرنے کے حوالے سے فیصلے کئے جاتے ہیں۔ اس لئے ایکسٹرنل آڈٹ کی خدمات فراہم کرنے والے اداروں کے لئے مخصوص شرائط دی جاتی ہیں اور ان شرائط پر پورا اترنے والے اداروں کو ہی آڈٹ کرنے کی اجازت ہوتی ہے۔[7]

مثلاً پاکستان میں اگر کوئی بینک، ایکسٹرنل آڈٹ کی ذمہ داری کسی ادارے کو تفویض کرے گا تو صرف ان آڈٹ کے

اداروں میں سے کسی ادارے کو بحیثیت ایکسٹرنل آڈیٹر مقرر کر سکتا ہے جو اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے منظور شدہ آڈیٹرز کے پینل میں موجود ہو، اس پینل سے باہر کسی دوسرے ادارے کو بحیثیت ایکسٹرنل اڈیٹر یہ ذمہ داری نہیں سونپی جا سکتی۔ اسی طرح یہ بھی لازمی ہے کہ اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے اڈیٹرز کی جو درجہ بندی کی ہے جیسے: درجہ A , B , C وغیرہ۔ تو صرف اسی درجہ کے ادارے کو بحیثیت ایکسٹرنل آڈیٹر مقرر کیا جا سکتا ہے جس کو اسٹیٹ بینک نے وہی درجہ دے کر اس طرح کے ادارے کا آڈٹ کرنے کی منظوری دی ہو۔

بینکنگ کمپنیز آرڈیننس BCO1962 اور بیرونی آڈٹ

بینکنگ کمپنیز آرڈیننس پاکستان میں بینکنگ کے نظام کے حوالے سے ایک قانونی بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے اس کے Clause 35 میں اس بات کو لازمی قرار دیا گیا ہے کہ بینک جب اپنا Balance Sheet یا Profit and loss Account یعنی نفع و نقصان کا کھاتہ بنائے گا تو وہ کسی آزاد خود مختار آڈیٹر سے اس کا آڈٹ کروائے گا کہ آیا وہ درست بنایا گیا ہے یا نہیں؟[8]

BCO 1962 نے اسی طرح سٹیٹ بینک آف پاکستان پر بھی ذمہ داری عائد کی گئی ہے کہ وہ Panel of Auditors یعنی محاسب اداروں کی ایک منظور شدہ فہرست برقرار رکھے گا۔ اسی ارڈیننس کے Clause 35/1 میں لکھا گیا ہے کہ سٹیٹ بینک آف پاکستان کی ذمہ داری ہے کہ اس Panel of Auditors میں مختلف درجے (Categories) بھی قائم کرے۔ جس میں اس بات کی وضاحت ہو کہ غرض و غایت (Scope) اور حجم (Size) کے لحاظ سے سے بینکنگ کمپنیز کے کون سے مراتب اور درجے ہیں۔ مثلا Category A, Category B، Category C . وغیرہ۔ تو وہ اسی لحاظ سے اڈیٹرز کے مختلف درجے (Ranking) قائم کرے گا۔

نیز BCO 1962 کے Clause 35/3 میں اسٹیٹ بینک آف پاکستان کو آڈٹ کمپنیز کی نگرانی کرنے کا کہا گیا ہے اور سٹیٹ بینک آف پاکستان کو اس بات کا اختیار دیا گیا ہے کہ اگر وہ ان آڈٹ کمپنیز کی کارکردگی سے مطمئن ہے تو وہ ان کو مزید کام کرنے کی اجازت دے سکتا ہے لیکن اگر ان آڈٹ کمپنیز میں سے کسی کی کارکردگی سے سٹیٹ بینک اف پاکستان مطمئن نہیں ہے تو ایک خاص طریقہ کار کے مطابق اسٹیٹ بینک کسی بھی آڈٹ کمپنی/فرم کے مرتبے میں تنزلی (Demote) کر سکتا ہے یا اس کو Panel of Auditors یعنی محاسب اداروں کی منظور شدہ فہرست سے نکال سکتا ہے.[9]

اسٹیٹ بینک اور بیرونی آڈٹ:

بینکنگ کمپنیز آرڈی ننس کے تحت دی گئیں ذمہ داریوں کو پورا کرتے ہوئے اسٹیٹ بینک آف پاکستان وقتاً فوقتاً نوٹیفیکیشن/سرکلر جاری کرتا رہتا ہے۔ ان میں سے درج ذیل دو نوٹیفیکیشنز زیادہ اہم ہیں:

1) اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے شعبے BSD کا حکمنامہ جو ۱۱ جنوری کو جاری کیا گیا اور جس میں بیرونی اڈیٹرز کی جانب سے مالیاتی اداروں کے سالانہ آڈٹ کے حوالے سے تفصیلی احکامات دیئے گئے۔[10]

2) اسٹیٹ بینک کے شعبے BPRD کی جانب سے 29 اپریل 2015 کو سرکلر نمبر 7, 2015 کا اجراء ہوا جس میں Externel Auditors کے لئے ایک تفصیلی ہدایت نامہ جاری کیا گیا[11]

Panel of Auditorsکی درجہ بندی

اسی ذمہ داری کو پورا کرتے ہوئے سٹیٹ بینک آف پاکستان نے پینل آف آڈیٹر بنایا ہے یعنی وہ اڈیٹرز جن کو بینکوں کے اڈٹ کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ نیز ان اڈیٹرز کی مختلف درجہ بندیاں کی گئی ہیں اور ان کو A , B , C کے ساتھ مختلف درجہ بندیوں میں تقسیم کیا ہوا ہے. درجہ الف A میں اآڈٹ کے ان اداروں کو شامل کیا گیا ہے جن کو مرکزی بینک کی جانب سے اجازت دی گئی ہے کہ وہ تمام بینکوں سمیت کسی بھی مالیاتی ادارے کاآڈٹ کر سکتی ہیں۔

کیٹیگریBکے تحت آڈٹ کے وہ ادارے ہیں وہ صرف ایسے بینکوں اور مالیاتی اداروں کاآڈٹ کر سکتی ہیں جن کے اثاثے 400 بلین تک ہوں یاان اداروں یا بینکوں کے شاخوں (branches) کی تعداد 160تک پہنچتی ہو. اگر اس سے زیادہ شاخیں ہوں گی تو Category Bمیں آنے والی آڈٹ کمپنیاں اس کاauditنہیں کر سکیں گی۔۔

کیٹیگری C میں آڈٹ کے وہ ادارے شامل ہیں جو صرف ان بینکوں کو اور مالیاتی اداروں کا audit کر سکتی ہیں جن کے اثاثے billion 15تک ہوں یاان کی شاخیں (branches) تعداد میں 30تک ہوں۔[12]

ایکسٹرنل آڈٹ کے فوائد

1۔مالیاتی اداروں کے حصص یافتگان، سرمایہ کار/ قرض دہندگان چونکہ براہ راست کاروبار سے منسلک نہیں ہوتے خصوصاآخر الذکرافراد یاادارے، توادارے کے حوالے سے اختلاف جیسی صورتحال سے بچنے میں ایکسٹرنل آڈٹ ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔

2۔الیاتی ادارے کے بیرونی آڈٹ سے ادارے پر اعتماد میں اضافہ ہوتا ہے۔ کیونکہ انٹرنل آڈٹ ادارے مینجمنٹ کے زیراثر ہوتی ہے اس لئے ایکسٹرنل آڈٹ کی رپورٹ پر زیادہ اعتماد کیا جاتا ہے کیونکہ ایک غیر جانبدار ادارے کی جانب سے کمپنی کی صورتحال سے آگاہی حاصل ہو جاتی ہے۔

3۔مالیاتی اداروں کے ساتھ سرمایہ کاراور عام قرض دہندگان کی دلچسپی بھی ہوتی ہے اس کے علاوہ اس کمپنی کو بحیثیت ادارہ قرض فراہم کرنے والے ادارے جیسے بینک وغیرہ بھی اس بات میں دلچسپی رکھتے ہیں کہ مالیاتی ادارے کے حوالے سے ایکسٹرنل آڈیٹر کی کیارائے ہے اور اسی رائے کو بنیاد بناتے ہوئے وہ اس ادارے کے ساتھ اپنے تعلق کا فیصلہ کرتے ہیں۔

4۔ایکسٹرنل آڈٹ سے ادارے کو نہ صرف غلطیوں کی درستگی کا موقع ملتا ہے۔ بلکہ اس کے ساتھ ساتھ وہ آئندہ کے لئے بھی محتاط رویہ اختیار کرتی ہیں تاکہ کسی بھی ممکنہ بڑی غلطی سے محفوظ رہاجاسکے.

5۔ایکسٹرنل آڈٹ سے کمپنیوں کے اندرونی کنٹرول (Internal control System) کے نظام میں بہتری آجاتی ہے۔ کیونکہ جب کسی مالیاتی ادارے یا کمپنی کاایکسٹرنل آڈٹ ہوگا تو ایکسٹرنل آڈیٹر ادارے کے کنٹرول کے حوالے سے بھی خامیوں کی نشاندہی کے ساتھ ساتھ اس نظام میں بہتری کی

تجاویز دیتا ہے۔[13]

6۔ایکسٹرنل آڈٹ، دھوکادہی (frauds) اور مرکزی بینک کی ہدایات سے عدم مطابقت سمیت مختلف خطرات (Risk) سے بچاو کا بھی ذریعہ ہوتا ہے کیونکہ ایکسٹرنل آڈیٹر اس حوالے سے پیش آمدہ خطرات کی نشاندہی کر دیتے ہیں تاکہ ممکنہ خطرات

سے محفوظ رہا جاسکے۔

7۔ایکسٹرنل آڈٹ کی وجہ سے کمپنی اور بینک انتظامیہ پر ایک طرح کی نگرانی قائم رہتی ہے۔[14]

شریعہ آڈٹ:

جس طرح مالیاتی معاملات سے منسلک خطرات کا تدارک کرنے اور غیر جانبدار رائے کے حصول کے لئے مالیاتی اداروں میں اندرونی آڈٹ اور بیرونی آڈٹ کا تصور آیا، اسی طرح غیر سودی مالیاتی اداروں میں شریعہ سے مطابقت اور عدم مطابقت کی صورت میں منسلکہ خطرات سے بچنے کے لئے اور ادارے کے اندر شریعہ کے کنٹرولز کو جانچنے کے لئے انٹرنل شریعہ آڈٹ کے ساتھ ساتھ ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ کا تصور دیا گیا۔[15]

نیز چونکہ غیر سودی مالیاتی اداروں کی بنیاد ہی شریعت کے اصولوں کی پاسداری کو مد نظر رکھتے ہوئے رکھی گئی تو انٹرنل شریعہ آڈٹ کے ساتھ ساتھ ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ کی سفارش کی گئی کہ ایک غیر جانبدار ادارہ اس بات کی جانچ کرے کہ ادارہ اس اساسی ذمہ داری کو پورا کرنے میں کس حد تک سنجیدہ ہے۔

ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ کیا ہے:

آئیوفی نے ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے:

> *External sharia audit is an independent engagement to provide reasonable assurance that an IFI complies with the sharia principles and rules applicable to its financial arrangements, non-financial matters, contracts and Transactions during a specific period based on a specific set of Sharia Principles rules.*[16]

ترجمہ: ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ ایک آزادانہ ادارے کے ذریعہ یہ یقین دہانی حاصل کرنا ہے کہ اسلامی مالیاتی ادارہ ایک مخصوص عرصہ کے دوران اپنے عقود، معاملات، مالیاتی اور غیر مالیاتی اقدامات میں طے شدہ شرعی اصول و ضوابط کی پاسداری کرتا رہا ہے۔

اسلامی مالیاتی اداروں کے نگران اداروں کی جانب سے ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ کے حوالے سے اٹھائے جانے والے اقدامات کا اغاز و ارتقاء:

اسلامی بینکاری کے اغاز کے ساتھ ہی اس بات کی ضرورت محسوس کی گئی تھی کہ ایک ایسا نظام وضع کیا جائے جس سے ان اداروں کا شریعت اسلامیہ کے اصول و ہدایات کے ساتھ مطابقت اور عدم مطابقت کی نگرانی ممکن ہو سکے۔اس حوالے سے یہ تجویز بھی پیش کی گئی تھی کہ اسلامی مالیاتی اداروں کے لئے معیارات اور ضوابط بنانے والے اداروں کی جانب سے ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ کے حوالے سے بھی اقدامات اٹھانے چاہیئں تاکہ ان کے زیر نگرانی کام کرنے والے اسلامی مالیاتی اداروں میں شریعہ کمپلائنس کے نظام کو مزید بہتر بنایا جاسکے۔اس تجویز کو مد نظر رکھتے ہوئے IFSB (اسلامک فائنانشل سروسز بورڈ جو ملائشیا کا ایک ادارہ ہے اور اسلامی مالیاتی اداروں کے مختلف شعبہ جات کے لئے معیارات کا اجراء کرتا ہے اس کے ممبران کی تعداد تقریبا ۱۸۰ ہے جس میں اسلامی مالیاتی ادارے اور مختلف ممالک کے مرکزی بینک شامل ہیں[17]) نے شریعہ کمپلائنس کے حوالے سے اپنی گائیڈلائنز کا 2009ء میں اجراء کیا۔اس کے Clause 3 D میں انہوں نے اس طرف اشارہ کیا کہ اگر بینک کا شریعہ بورڈ چاہے

تو بینک کے اندرونی معاملات کے حوالے سے شریعہ بورڈ کی رائے شائع کرنے سے پہلے بینک کے معاملات کو بیرونی آڈیٹر یا شریعہ آڈٹ کی خدمات فراہم کرنے والے بیرونی ادارے سے بھی شریعہ آڈٹ کرواسکتا ہے۔[18]

اس سے ایک قدم آگے بڑھتے ہوئے سنٹرل بینک آف عمان نے 18 دسمبر 2012 کو اسلامی بینکنگ ریگولیٹری فریم ورک (Islamic Banking Regulatory Framework) کے نام سے ایک دستاویز کا اجراء کیا اس دستاویز میں ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ کے حوالے سے درج ذیل شق بھی شامل کی گئی تاکہ شریعہ کنٹرول سسٹم میں اور شریعہ گورننس سسٹم میں مزید بہتری آئے۔:

> *2.5.1.22:The licensee shall engage an independent third party to conduct an annual external independent sharia audit , the purpose of this audit is add credibility to the internal sharia audit of the licensee through an independent endorsement. This will also enhance public confidence on the sharia legitimacy of the licensee*

اسلامی بینکاری کا لائسنس یافتہ کے ادارہ سالانہ شریعہ آڈٹ کے لئے ایک آزادانہ بیرونی ادارے کی خدمات حاصل کرے گا ۔اس کا مقصد نہ صرف ادارے کے اندرونی آڈٹ کی ساکھ میں اضافہ کرنا ہے بلکہ اس سے عوام کا اعتماد ادارے کے شرعی قوانین سے مطابقت کے حوالے سے مزید مستحکم ہوگا۔[19]

دسمبر 2016 میں کویت کے مرکزی بینک نے Instructions on Shari'ah Governance for Kuwait Islamic Banks کا اجراء کیا تو اس میں ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ کے حوالے سے بھی تفصیلی ہدایات جاری کی، ان ہدایات میں نہ صرف اسلامی بینکوں کے لئے ہدایات شامل تھیں بلکہ ایکسٹرنل آڈیٹرز کے لئے بھی ہدایات موجود تھیں جو انتظامی شرائط سے لے کر شریعہ آڈیٹر کے تعلیمی کوائف اور تجربے تک کا احاطہ کرتی ہیں۔[20]

اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے کویت سے پہلے ہی اپریل 2015 کو اسلامی بینکوں میں شریعہ کمپلائنس کے نظام کی نگرانی کے لئے شریعہ گورننس فریم کا اجراء کیا تھا جس شریعہ کمپلائنس کے حوالے سے اسلامی بینکوں کے لئے ایک نظام وضع کیا گیا تھا جو مختلف امور پر مشتمل تھا، ان امور میں سے ایک ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ بھی تھا۔اس فریم ورک میں اس بات کو لازمی قرار دیا گیا کہ جسطرح اسلامی مالیاتی اداروں کا بیرونی سالانہ مالیاتی آڈٹ ہوا کرتا ہے اسی طرح سے ان کا ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ ہونا بھی لازمی ہے۔[21]

27مارچ 2017 کو سٹیٹ بینک آف پاکستان کے اسلامی بینکاری کے شعبے نے ایک سرکلر لیٹر کے ذریعے بینکوں کو شریعہ گورننس فریم ورک کے حوالے سے مزید ہدایات جاری کیں۔ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ کے حوالے سال 2015 کے ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ کے لئے اسلامی بینکوں کو چھوٹ دی گئی تاہم جن بینکوں نے ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ کا عمل سرانجام دے دیا تھا ان کو اس کی کاپی مرکزی بینک میں جمع کرنے کی ہدایت کی گئی ، نیز مزید ہدایات کے اجراء تک اسلامی بینکوں کو ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ کی رپورٹ شائع نہ کرنے کا کہا گیا۔[22]

2017 میں ہی بحرین کے مرکزی بینک نے شریعہ گورننس (SG Module) کا اجراء کیا جس کے درج ذیل بنیادی چار

اجزاء ہیں۔

1۔ شریعہ بورڈ۔ 2۔ شریعہ کمپلائنس۔ 3۔ انٹرنل شریعہ آڈٹ۔ 4۔ ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ۔

اس ماڈیول میں SG-5 کے تحت ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ کے حوالے سے تفصیلی گفتگو کی گئی۔ [23]

دسمبر 2016 میں کویت کے مرکزی بینک نے Instructions on Shari'ah Governance for Kuwait Islamic Banks کا اجراء کیا تو اس میں ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ کے حوالے سے بھی تفصیلی ہدایات جاری کی، ان ہدایات میں نہ صرف اسلامی بینکوں کے لئے ہدایات شامل تھیں بلکہ ایکسٹرنل آڈیٹرز کے لئے بھی ہدایات موجود تھیں جو انتظامی شرائط سے لے کر شریعہ آڈیٹر کے تعلیمی کوائف اور تجربے تک کا احاطہ کرتی ہیں۔ [24]

ملائشیا کے مرکزی بینک کے طرف 2019 میں جاری ہونے والے شریعہ گورننس فریم ورک میں شریعہ گورننس فریم ورک کے شق، ج، ۵۔۱۹ میں شریعہ بورڈ کو اس بات کی اجازت دی گئی کہ وہ کسی بیرونی شخص یا ادارے کو آزادانہ بیرونی آڈٹ کے لئے مقرر کرسکتا ہے۔

The board may appoint any person to conduct an independent external sharia audit on the operations, business affairs and activities of the IFI to provide objective assurance on the effectiveness of sharia governance implementation within the ifi

بینک کا شریعہ بورڈ، آزادانہ بیرونی شریعہ اڈٹ کے لئے کسی شخص کی تقرری کرسکتا ہے جو بینک کے آپریشنز، کاروباری معاملات وغیرہ کے معاملات کی جانچ کرکے اس بات کی یقین دہانی کرائے کہ شریعہ گورننس فریم ورک اسلامی مالیاتی ادارے کے اندر کس حد تک موثر طور پر نافذ العمل ہے۔ [25]

ائیوفی نے ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ کے حوالے سے اڈیٹنگ اسٹینڈرڈز نمبر ۰۶ کا اجراء کیا جس میں بیرونی آڈٹ کے حوالے سے تفصیلی ہدایات جاری کیں گئیں۔ ان ہدایات کو آیوفی نے 1 جنوری 2019 سے مؤثر قرار دیا۔ [26]

ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ اور اسٹیٹ بینک آف پاکستان:

جیسا کہ ذکر کیا گیا کہ دوسرے اسلامی مالیاتی اداروں کی طرح پاکستان کے مرکزی بینک نے بھی اکسٹرنل شریعہ آڈٹ کے حوالے سے کوششیں شروع کردیں تھیں۔ ۲۰۱۵ میں جاری کئے گئے شریعہ گورننس فریم ورک کی رو سے پاکستان میں کام کرنے والے تمام اسلامی بینکوں کے لئے ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ کو لازم قرار دیا گیا۔ [27]

جب 2018 میں اسٹیٹ بینک آف پاکستان کی جانب سے شریعہ گورننس فریم ورک کچھ اضافوں کے ساتھ میں دوبارہ اجراء کیا گیا تو اس میں ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ کی رپورٹ کو مرکزی بینک کی جانب سے مزید احکامات کے اجراء تک شائع نہ کرنے کا حکم دیا گیا۔ تاہم اس رپورٹ کو مرکزی بینک میں سالانہ کھاتوں کے حتمی ہونے کے ۴۵ دنوں کے اندر جمع کرنے کا حکم دیا گیا۔

ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ کے لئے یہ طریقہ کار وضع کیا گیا کہ اس کی رپورٹ شریعہ بورڈ کے پاس مناسب احکامات کے اجراء کے جمع ہوگی۔ جبکہ ایکسٹرنل شریعہ آڈیٹر، بینک کے بورڈ آف ڈائرکٹرز کے پاس بھی بینک کے مجموعی شرعی مطابقت کی صورتحال پر مشتمل رپورٹ جمع کرے گا۔

اسی حکمنامے میں ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ کو لازمی قرار دینے کی وجہ یہ بیان کی گئی کہ ایک غیر جانبدارانہ تجزیہ (assessment) شریعہ گورنینس کے حوالے سے بھی ہونا چاہیے جو کہ اس بات کا جائزہ لیں کہ اسلامی مالیاتی اداروں اور بینکوں میں کس حد تک شریعہ کمپلائنس کا ماحول موجود ہے؟ اور ان کا Scope یہ ہے کہ وہ دیکھیں کہ شریعہ اصول اور شریعہ قوانین کی کس حد تک اس اسلامی مالیاتی ادارے میں تعمیل اور پاسداری کی جاتی ہے؟ اس کے ساتھ ساتھ ان کے لیے یہ بھی لازمی قرار دیا گیا کہ وہ اپنی گنجائش کو بڑھائیں تاکہ خود ان کی اپنی صلاحیت بھی اتنی ہونی چاہیے کہ وہ کسی بھی اسلامی مالیاتی ادارے کے لیے ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ کی خدمات انجام دے سکیں۔

چونکہ ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ فرم ایک آزاد اور خود مختار فرم ہوتی ہے اس لیے اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے اس کے لیے scope یعنی کام کا میدان اور اس کے حدود متعین کردئے ہیں تاکہ دوسرے شعبوں کے ساتھ اس کا تصادم نہ آئے۔ اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے وضاحت کی ہے کہ ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ اسلامی مالیاتی ادارے کے معاہدات اور ان کے مالی معاملات کی جانچ پڑتال کریں گے اور دیکھیں گے کہ آیا وہ شریعہ کے اصول اور قوانین سے سے مکمل مطابقت رکھتے ہیں یا نہیں؟ اس کی وضاحت کہ ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ کے لئے اسلامی بینک کا شرعی اصول وضوابط سے مطابقت کا مقصد کیا ہے؟ اسٹیٹ بینک آف پاکستان کی جانب سے درج ذیل وضاحت کی گئی ہے۔

1۔ اسٹیٹ بینک آف پاکستان کی جانب سے جاری کئے جانے والے کم سے کم بنیادی رہنما اصول، ہدایات، اور دوسرے ضوابط جو وقتاً فوقتاً جاری کئے جاتے ہیں کیا اسلامی بینک اپنے معاملات میں ان کی پابندی کر رہا ہے یا نہیں؟۔

2۔ AAOIFI کے وہ شرعی معیارات جن کو سٹیٹ بینک آف پاکستان نے کچھ تبدیلیوں کے ساتھ اور کچھ معیارات کو بنا کسی تبدیلی کے پاکستان میں اسلامی بینکوں پر لاگو کیا ہے کیا اسلامی بینک کے معاملات اور معاہدات ان کی روشنی میں انجام پاتے ہیں یا نہیں؟

3۔ اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے شریعہ بورڈ کے جن احکام کو اسٹیٹ بینک آف پاکستان باضابطہ طور پر لاگو کر چکا ہے۔ کیا اسلامی بینک کے معاملات ان احکامات کے مطابق ہو رہے ہیں یا نہیں؟

4۔ سیکیورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان نے جن اسلامی مالیاتی اکاونٹنگ کے معیارات (IFAS) کا اجراء کیا ہے اور جن کو اسٹیٹ بینک بینک آف پاکستان نے تمام اسلامی بینکوں کے لئے جاری کیا تو کیا اسلامی بینک ان معیارات کے تحت اپنے مالیاتی معاملات انجام دے رہا ہے یا نہیں؟

5۔ اسلامی مالیاتی ادارے کے شریعہ بورڈ کی طرف سے جتنے بھی احکامات دیے گئے ہیں جو سٹیٹ بینک آف پاکستان اور اس کے شریعہ بورڈ کے احکامات کے مطابق ہوں کیا اسلامی بینک ان احکامات کی پابندی کر رہا ہے یا نہیں۔

درج بالا نکات کی روشنی میں ایکسٹرنل شریعہ آڈیٹر بینک کے بورڈ آف ڈائرکٹرز کے لئے اپنی رپورٹ تیار کرے گا۔ نیز ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ اپنی رپورٹ میں درج ذیل امور کے حوالے سے رائے کا آزادانہ اظہار کرے گا:

(الف) اسلامی مالیاتی ادارے میں شریعہ کے اصولوں سے مطابقت کے حوالے سے پورا ماحول کس طرح کا ہے؟

(ب) شریعہ کے اصولوں سے عدم مطابقت کی صورت میں پائے جانے والے خطرات کا تذکرہ کرنا۔

(ج) اسلامی بینک کے پاس ان خطرات کے تدارک کے لئے جو نظام موجود ہے کیا وہ اس طرح کے خطرات سے نمٹنے کی صلاحیت رکھتا ہے؟

(د) مینیجمنٹ اور بورڈ آف ڈائرکٹرز کی اس حوالے سے آگاہی اور خطرات کے تدارک کے لئے سنجیدگی۔

اس کے علاوہ کوئی بھی ایسا معاملہ جس کو ایکسٹرنل شریعہ آڈیٹر اپنی رپورٹ میں شامل کرنا مناسب سمجھتا ہے۔

اسٹیٹ بینک کے شریعہ گورننس کے ہدایات کے مطابق ایکسٹرنل شریعہ اڈیٹر اپنی یہ رپورٹ بورڈ آف ڈائرکٹرز کو پیش کرنے کے ساتھ ساتھ شریعہ بورڈ کو بھی پیش کرے گا تاکہ جہاں جہاں ان کی رائے ضروری ہے وہاں پر ان سے احکامات لئے جائیں۔اسی طرح شریعہ بورڈ دوسرے رپورٹوں کے ساتھ ساتھ ایکسٹرنل شریعہ اڈٹ کی رپورٹ کو اپنی سالانہ رپورٹ میں مدنظر رکھے گا۔[28]

مارچ 2017 کو سٹیٹ بینک آف پاکستان کے اسلامی بینکاری کے شعبے نے ایک سرکلر لیٹر کے ذریعے بینکوں کو شریعہ آڈٹ کے حوالے سے مزید ہدایات دیں جبکہ 2016 کے ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ کے لئے اسلامی بینکوں کو مزید مہلت دی، نیز اسلامی بینکوں کو ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ کی رپورٹ شائع نہ کرنے کا کہا گیا۔[29]

جب اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے 2018ء میں شریعہ گورننس فریم ورک کا مزید کچھ اضافوں کے ساتھ پھر اجراء کیا تو درج بالا سرکلر کے ذریعہ دی گئیں ہدایات کو اس اضافہ شدہ فریم ورک کا حصہ بنادیا گیا جو درج ذیل ہیں[30].

(الف) کسی بھی اسلامی مالیاتی ادارے کے شریعہ بورڈ کا کوئی ممبر، شریعہ آڈٹ کرنے والے ادارے کے ساتھ منسلک نہیں ہوگا، کیونکہ اس میں مفادات کا تصادم آسکتا ہے جو آڈٹ کے اصل مقصد کے منافی ہے۔کیونکہ وہ ممبر اس ادارے کے ساتھ بھی منسلک ہوگا جو آڈٹ کر رہا ہے اور اس ادارے سے بھی اس کا تعلق ہوگا جس کا آڈٹ کیا جارہا ہے۔

(ب) اسی طرح شریعہ گورنینس فریم ورک میں ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ کے اداروں کو شریعہ آدٹ کے انعقاد کے حوالے سے استعداد کار میں اضافہ کرنے کے لئے اقدامات اٹھانے اور شریعہ آدٹ کی ٹریننگ کو لازمی قرار دیا گیا۔کیونکہ مطلوبہ صلاحیت اور ٹریننگ کے بعد ہی وہ کسی اسلامی مالیاتی ادارے کا شریعہ آڈٹ کرنے کی اہلیت کے معیار پر پورا اتر سکیں گے۔

(ج) سٹیٹ بینک آف پاکستان نے ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ فرمز کے لیے یہ بھی لازم قرار دیا ہے کہ وہ جتنے شریعہ ماہرین کو شامل کرتے ہیں تو ان کے لیے Fit and Proper Criteria یعنی کم سے کم اہلیت کا تعین کریں یا مرکزی بینک کے جانب سے شریعہ بورڈ کے ممبر کے لئے مقرر کردہ کوائف و تجربے کو بطور معیار منتخب کرلیں اور اسی اہلیت پر پورا اترنے والے افراد کا ہی بطور شریعہ ماہر انتخاب کریں۔

(د) ایکسٹرنل شریعہ آڈیٹرز درج ذیل امور کا بھی جائزہ لے کر اس پر اپنی رائے دے گا:

1۔اسلامی بینکوں کی جانب سے بطور مضارب کی گئی مشترکہ سرمایہ کاری کے نظام Pool Management، آئی ٹی کے نظام، خصوصا کھاتے داروں میں منافع اور نقصان کے تقسیم کے طریقہ کار۔

2۔ مشترکہ سرمائے میں سے جو اثاثہ جات حاصل کئے جاتے ہیں اور جن اثاثہ جات کا ایک کاروباری pool سے دوسرے کاروباری pool کے ساتھ تبادلہ (بیع و شراء) کیا جاتا ہے۔

3۔ مختلف Pools کے نظام میں آمدن اور خرچ کے حسابات کا جائزہ وغیرہ

ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ کے اداروں کو ایک خاص (Format) طریقہ کار پر اپنی رپورٹ بینک کے بورڈ آف ڈائر کٹرز اور اسٹیٹ اور پاکستان کو جمع کرنا لازمی قرار دیا گیا۔ نیز انسٹی ٹیوٹ آف چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس آف پاکستان کو ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ کا انعقاد کرنے والے اداروں کی مشاورت سے شریعہ آدٹ کے لئے تفصیلی ہدایات کی سفارش کی گئی۔اس کے ساتھ ساتھ اس بات کو بھی لازمی قرار دیا گیا ہے کہ جب اسلامی بینکوں اور اسلامی مالیاتی اداروں کے اکاؤنٹس کا مالیاتی آڈٹ حتمی ہو جائے تو اس کے 45 دن کے اندر اندر ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ کی رپورٹ کو اسٹیٹ بینک آف پاکستان میں جمع کرانا ضروری ہے۔ تاہم اس رپورٹ کو مزید ہدایات تک شائع نہ کرنے کی ہدایت دی گئی۔

نتائج البحث:

اس پوری بحث سے ہم درج ذیل نتائج پر پہنچتے ہیں:

1. شریعہ کمپلائنس، اسلامی بینکاری کے لئے ایک اہم جزو ہےاور اس کے بغیر اسلامی بینکاری کے لئے شرعی ہونے کا دعوی کرنا مناسب نہیں۔
2. ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ ایک اہم قدم ہے کہ جس کے ذریعہ سے اسلامی مالیاتی اداروں کے لئے شریعہ کمپلائنس کا حصول آسان ہو سکتا ہے کیونکہ اس کے ذریعہ سے بھی مالیاتی اداروں کو اپنی ان خامیوں کا بروقت پتہ چل سکتا ہے جو شریعہ نان کمپلائنس کا ذریعہ بن سکتی ہیں۔
3. اگر اس بات کو مد نظر رکھا جائے کہ یہ آڈٹ بینک کے علاوہ ایک تیسرا فریق کرتا ہے تو اس کی افادیت اور بڑھ جاتی ہے۔
4. اس آڈٹ کرنے والے فریق کے لئے اس استعداد کا حصول لازمی ہے جو اسٹیٹ بینک آف پاکستان کی جانب سے ایکسٹرنل آڈٹ فرمز کے لئے لازمی قرار دی گئی ہے۔
5. ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ اسلامی مالیاتی اداروں کے لئے ممکنہ مالی نقصانات سے بچاو کا ذریعہ بھی ہو سکتی ہیں جہاں پر مستقبل میں ایسے شریعہ بورڈ کی جانب سے کیئے گئے فیصلوں کی عدم تطبیق کی وجہ سے آمدن کو خیراتی اداروں میں دینا پڑ جائے۔
6. سب سے اہم جزو جو ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ کے ذریعہ حاصل ہو سکتی ہے وہ اسلامی مالیاتی ادارے کے لئے کھاتے داروں اور سہولت لینے والوں کا اعتماد ہے جس کے ذریعہ اس مالیاتی ادارے کو مستقل بنیادوں پر مارکیٹ میں ایک مقام حاصل ہو جائے گا۔

ایکسٹرنل شریعہ کی راہ میں حائل مشکلات اور بہتری کے لئے تجاویز وسفارشات

جیسا کہ ذکر کیا گیا کہ اسلامی مالیاتی اداروں کے نظام اور معاملات کو شریعہ کمپلائنٹ بنانے کے لئے دن بدن کام ہو رہا ہے اور اس حوالے سے مختلف اقدامات اٹھائے جارہے ہیں۔ مختلف معیارات کا اجراء کرنے والے اداروں اور مختلف ممالک کے مرکزی بینکوں کا اس حوالے سے کردار یقینا قابل ستائش ہے۔ تاہم اس میں مزید بہتری کی گنجائش یقینا موجود ہے۔اس حوالے سے درج

ذیل سفارشات کو بھی زیر غور لایا جائے۔

1. ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ کی راہ میں سب سے بڑی مشکل، مناسب قابلیت کے حامل افراد کی کمی ہے، خصوصا آڈٹ کی خدمات فراہم کرنے والے اداروں میں ایسے افراد بہت کم ہیں جو شریعہ آڈٹ کا تجربہ رکھتے ہوں۔ جس کا نتیجہ شریعہ آڈٹ کے عمل کا موثر انداز میں انجام نہ پانے کی صورت میں نکلتا ہے۔اس لئے مرکزی بینکوں کو ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ کی خدمات فراہم کرنے والے اداروں پر زور دینا چاہئے کہ وہ شریعہ آڈٹ کی ذمہ داری ایسے افراد کو دیں جن کو شریعہ آڈٹ میں مہارت حاصل ہو، اوراحسن طریقے سے یہ ذمہ داری نبھا سکیں۔ نیز ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ کے لئے اسٹیٹ بینک آف پاکستان کو متعلقہ اداروں کے ساتھ مل کر شریعہ آڈٹ کرنے والے افراد کے لئے شریعہ /اسلامی بینکاری کے حوالے سے کم سے کم تعلیمی کوائف اور تجربے کا ایک معیار مقرر کر دینا چاہئے تاکہ آڈٹ کی خدمات فراہم کرنے والے اداروں کا معیار ایک خاص سطح تک پہنچ سکے۔

جیسا کہ اسٹیٹ بینک کے شریعہ گورننس فریم ورک میں ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ کی خدمات فراہم کرنے والے اداروں پر اس بات کی ذمہ داری ڈالی گئی ہے کہ وہ ایسے مناسب اقدامات اٹھائیں کہ جس کی وجہ سے ان کے استعداد کار میں اضافہ ہو اور وہ شریعہ اڈٹ کی ذمہ داریاں ادا کرنے میں خود کفیل ہوں۔اسی تناظر میں ان اداروں کو بھی شریعہ کے کورسز پر خصوصی توجہ دینی چاہئے اور سالانہ ٹریننگ کیلنڈر میں شریعہ اور شریعہ آڈٹ کی ٹریننگ کو ایک مخصوص مناسب مقدار شامل کرنا چاہئے تاکہ دوسرے امور کے ساتھ ساتھ شریعہ آڈٹ میں بھی ان کی مہارت میں اضافہ ہو اور اپنی ذمہ داریاں احسن طریقے سے نبھا سکیں۔

2. جس طرح اسٹیٹ بینک اور دنیا کے مختلف ممالک کے بینکوں نے مالیاتی اور اکاونٹس کے آڈٹ کے لئے مختلف معیارات مقرر کر رکھے ہیں اور صرف مرکزی بینکوں سے منظور شدہ اسی کیٹیگری کے آڈٹ کے ادارے ہی ان اداروں کا آڈٹ کر سکتے ہیں اسی طرح شریعہ آڈٹ کے حوالے سے بھی کیٹیگریز بنائی جائیں تاکہ آڈٹ کے ادارے بھی اپنی استعداد کار بڑھانے کی کوشش کریں

3. اگرچہ مرکزی بینکوں کی طرف سے ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ کی ٹیم میں شریعہ اسکالر ممبر کی تقرری یا اس سے متعلقہ امور میں رہنمائی لینے کی بات کی گئی ہے اس لئے جز وقتی اور شریعہ آڈٹ کے وقت ہی ان اسکالرز کی خدمات لی جارہی ہیں۔جس سے ان اداروں کی وقتی ضرورت تو پوری ہو رہی ہے لیکن ان اداروں کی اپنی صلاحیتوں میں اضافہ کی رفتار قابل ستائش نہیں اس لئے اگر ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ کی خدمات فراہم کرنے والے اداروں میں ہمہ وقتی میسر شرعی مشیر کی تقرری کی جائے جو گاہے بگاہے ان اداروں کو تربیت سمیت مختلف خدمات فراہم کر سکتا ہے جس سے شریعہ آڈٹ کے میدان میں ان اداروں کی صلاحیتوں میں اضافہ ہوگا۔

4. ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ کی رپورٹ کو شریعہ کمپلائنس کے اندرونی شعبہ جات بجائے شریعہ کمپلائنس میں معاونت کے، ایک طرح اپنی صلاحیتوں پر سوالیہ نشان سمجھنے لگ جاتے ہیں اس لئے انڈسٹری میں ااس طرح کے ماحول کو بدلنے کے لئے اقدامات اٹھانے کی ضرورت ہے۔اور مرکزی بینکوں کو اس حوالے سے ایسے قدامات اٹھانے چاہیئں جس سے ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ ان اداروں کے معاون کی حیثیت سے نظر آئے نہ کہ مقابل کی حیثیت سے تاکہ شریعہ

کمپلائنس کے حوالے سے اٹھائے والے اقدامات ثمر آور ثابت ہوں۔

5. ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ کی رپورٹ کو سالانہ کھاتوں کے رپورٹ کے ساتھ شائع کرنے کے حوالے سے اقدامات اٹھانے چاہییں اور اس حوالے سے پیش آمدہ رکاوٹوں کو افہام و تفہیم کے ساتھ حل کرنا چاہیئے تاکہ یہ رپورٹ بجائے نزاع کا باعث بننے کے، اسلامی مالیاتی اداروں کی ترقی کا باعث بنے۔

6. ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ کے اداروں کو شریعہ آڈٹ کے ذمہ دار افراد کے انتخاب میں شریعہ آڈٹ کے حوالے سے تعلیمی کوائف، تجربے کے ساتھ ساتھ متعلقہ ذمہ داروں کے لئے سالانہ بنیادوں پر شریعہ آڈٹ کے مختلف جہات کے حوالے سے ٹریننگ کی ترتیب بنانی چاہیئے تاکہ مطلوبہ صلاحیتوں کا حصول ممکن ہوسکے اور نئے پراڈکٹس سمیت انڈسٹری میں پیش آمدہ نئے مسائل کے حوالے سے ان کی معلومات میں اضافہ ہوتا رہے۔

7. اسی طرح ان اداروں کو اپنی ڈیمانڈز مارکیٹ میں عمومی آڈٹ کی تشہیر کی طرح کرنی چاہیے تاکہ نئے طالب علموں کو بھی یہ علم ہو کہ اس میدان میں بھی ان کے لئے کام کرنے کے مواقع موجود ہیں اور وہ تعلیمی دورانیہ میں ہیں اس میدان کا انتخاب کرنے کے قابل بنیں اور اسی موضوع کے حوالے سے زیادہ سے زیادہ تحقیق کریں۔ اس سے نہ صرف تعلیمی اداروں میں اسلامی بینکاری سے متعلقہ مضامین میں دلچسپی پیدا ہوگی بلکہ اسلامی بینکاری کی انڈسٹری کو ایسے افراد کی فراہمی شروع ہو جائے گی جو پہلے سے ہی اس میدان میں تحقیق سے وابستہ رہ چکے ہوں۔

8. مرکزی بینک اور دوسرے اسلامی مالیاتی اداروں کو بھی اس میدان میں اپنا حصہ ڈالنا چاہیئے اور اسلامی بینکاری کے لئے اسکالرشپس، تعلیمی جامعات میں اسلامی بینکاری کے سنٹرز کے قیام، اسلامی بینکاری کے تربیتی کورسز میں مدرسین کی فراہمی میں معاونت وغیرہ کے ذریعہ اس کے فروغ میں کردار ادا کرنا چاہیئے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حواشی و حوالہ جات

1 Fundamentals of Auditing, Basu. S.K, page 09, Dorling Kindersley Ltd
2 Principles of Auditing, An introduction to international Standerds on Auditing (Second Edition) Rick Hayes et al, Pearson. P.04. education Essex England
3 Ibid
4 ISA 200 available at https://www.ifac.org/system/files/downloads/a008-2010-iaasb-handbook-isa-200.pdf accessed on 23 Feb,2021
5 Fundamentals of Auditing, Basu. S.K., page 04, Dorling Kindersley Ltd
6 wiley Exames Review Volume 02,Conducting the Internel Audit engagement,

RaoVallabhaneni, p.316, wiley publications.
7 Internal Audit and External Audit in the function of the Management of the trade Companies, Ermelinda Satka,Journal of US-China Public Administration, June2017,vol 14,issue no 06,p330-338
8 BCO, 1962 p.45, available at https://www.sbp.org.pk/publications/prudential/ordinance_62.pdf retrieved on 18 Dec,2020
9 Ibid
10 https://dnb.sbp.org.pk/bsd/2003/C1.htm- retrieved on 12 Dec,2020
11 https://www.sbp.org.pk/bprd/2015/C7.htm retrieved on 12 Dec,2020
12 https://dnb.sbp.org.pk/bsd/2001/cir-6-of-31-01-01.htm accessed on 11 Dec 2020
13 Lynn, R.S. (1986), "Internal and External Audit – Value and Benefit to Management", Managerial Auditing Journal, Vol. 1 No. 2, pp. 8-11.
14 The Role, Compromise and Problems of the External Auditor in corporate governance, James-o-alabede, Research Journal of Finance and Accounting, Vol,03,no9,2012
15 Dr. Muhammad Mushtaq Ahmad, Dr. Javed Khan and Dr. Muhammad Farooq, "Construction: An analytical Study of Requisites and Methodologies of Current Sharia Audit Practices in contemporary financial institutions," JICC: 4 No, 1 (2021): 142-160
16 AOOIFI G01/2018 Governance Standards for Islamic Financial Institution p,08, published by AAOIFI
17 https://www.ifsb.org/membership.php retrieved on 25th August, 2021
18 Guiding principles on Sharia Governance system for institution offering Islamic Financial Services, issued by IFSB p.03, available on https://ifsb.org/published.php Accessed on 26 Nov, 2020.
19 https://cbo.gov.om/Pages/IslamicBankingRegulatoryFramework.aspx Accessed on 24 Nov,2020
20 https://www.cbk.gov.kw/en/images/governance-islamic-banks-122719_v50_tcm10-122719.pdf accessed on 20 Nov, 2020
21 https://www.sbp.org.pk/ibd/2015/C1-Annex.pdf accessed on 24 August 2021
22 https://www.sbp.org.pk/ibd/2017/CL1.htm Accessed on 24 Nov,2020
23 https://cbben.thomsonreuters.com/rulebook/sg-sharia-governance-1 retrieved on 25th August, 2021
24 https://www.cbk.gov.kw/en/images/governance-islamic-banks-122719_v50_tcm10-122719.pdf accessed on 20 Nov, 2020
25 https://www.bnm.gov.my/documents/20124/761679/Shariah+Governance+Policy+Document+2019.pdf/19627b28-f7c9-6141-48ab-bcca4dd2b324? t=1590724860400
26 AOOIFI G01/2018 Governance Standards for Islamic Financial Institution p,08, published by AAOIFI
27 https://www.sbp.org.pk/ibd/2015/C1-Annex.pdf accessed on 24 August 2021
28 https://www.sbp.org.pk/ibd/2015/C1-Annex.pdf accessed on 24 August 2021
29 https://www.sbp.org.pk/ibd/2017/CL1.htm accessed on 24 August 2021
30 https://www.sbp.org.pk/ibd/2018/index.htm accessed on 24 August 2021